آرڈر پر چیز بنوائی تو بننے کے بعد چیز دیکھنے پر نہ لینے کا اختیار ہو گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor-13114 تاریخ: 16-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں امریکا میں آن لائن تیار شدہ سوٹ بیچتا ہوں۔ میرے کام کا طریقہ کار کچھ یوں ہے کہ میں کسٹمر سے اس کا مکمل آرڈر لے کر سوٹ سلواتا ہوں، پھر کسٹمر کو بھیج دیتا ہوں۔ اس میں کپڑے کی قسم، رنگ، ڈیزائن اور ناپ بھی کسٹمر کی ڈیمانڈ کے مطابق رکھی جاتی ہے۔ بعض اوقات کسٹمر یہ کہہ کر سوٹ واپس کر دیتے ہیں کہ ہم نے یہ سوٹ حقیقت میں دیکھ کر نہیں خریدا، صرف تصویر دیکھی تھی، اس لیے ہمیں یہ اختیار شریعت نے دیا ہے، آپ پر یہ سوٹ واپس لینا لازم ہے۔ اس طرح میرا نقصان ہو جاتا ہے ،کیونکہ ہر چیز کسٹمر کی مرضی کے مطابق تھی، ویسی ہی چیز دوسرے کو پسند نہیں آتی، عام طور پر ڈیزائن وغیرہ پسند آنے کے بعد ناپ چھوٹی بڑی ہونے کی وجہ سے پرانا سوٹ پڑا رہ جاتا ہے۔

آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا واقعی شریعت مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں سوٹ واپس لے لوں؟ کیا مذکورہ صورت میں کسٹمر سوٹ کو صرف نہ دیکھنے کی بنا پر بغیر کسی دوسری وجہ کے آرڈر کینسل کر سکتا ہے؟ جبکہ مجھے اس وجہ سے کافی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر آپ نے کسٹمر کی خواہش اور آرڈر کے بالکل مطابق سوٹ تیار کیا ہے، تو کسٹمر کو خیار

رویت حاصل نہیں ہوگا، بلکہ کسٹمر پر لازم ہوگا کہ وہ سوٹ خریدے، کیونکہ یہ سودا عام سودا نہیں بلکہ بیع استصناع کی صورت ہے۔ خیار رویت عام خرید وفروخت میں ملتا ہے، جبکہ جو چیز آرڈر پر بنوائی جائے، اس میں اگر چیز طے شدہ باتوں کو ملحوظ رکھ کر بنائی گئی ہے، تو مفتی بہ قول کے مطابق یہ معاہدہ لازم ہوجاتا ہے، نیز اب کسٹمر کو صرف اسی صورت میں نہ خریدنے کا اختیار ملے گا، جب وہ چیز طے شدہ اوصاف کے مطابق نہ بنائی گئی ہو۔

فتاوی عالمگیری میں بیع استصناع کے جواز اور اس کے طریقہ کار کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”الاستصناع جائز فی کل ما جری التعامل فیه کالقلنسوة والخف والاوانی المتخذة من الصفر والنحاس وما اشبه ذلك استحسانا کذافی المحیط ثم ان جاز الاستصناع فیما للناس فیه تعامل اذا بین وصفا علی وجه یحصل التعریف۔۔۔ وصورته ان یقول للخفاف اصنع لی خفا من ادیمك یوافق رجلی ویریه رجله بکذا او یقول للصائغ صغ لی خاتما من فضتك وبین وزنه وصفته بکذا“ **ترجمہ:** بیع استصناع استحساناً ہر اس چیز میں جائز ہے، جس میں تعامل جاری ہو، جیسے ٹوپی، موزے اور پیتل وتانبے سے بنائے جانے والے برتن اور اس طرح کی دیگر چیزیں، ایسا ہی محیط میں ہے۔ پھر تعامل والی چیزوں میں بھی استصناع اس وقت جائز ہے، جب کہ اس کا وصف یوں بیان کر دیا جائے جس سے چیز کی معرفت و پہچان حاصل ہو جائے۔۔۔ اور استصناع کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص موزہ بنانے والے کو اپنا پاؤں دکھاتے ہوئے کہے کہ تم اپنے پاس موجود چمڑے سے میرے اس پاؤں کے مطابق اتنی قیمت کے بدلے موزہ بنادو، یا سنار کو کہے اپنی چاندی سے مجھے ایک انگوٹھی بنادو اور اس کا وزن، صفت اور قیمت بیان کردے۔ **(ملتقطاً فتاوی عالمگیری، ج3، ص207، پشاور)**

بیع استصناع لازم ہونے کے متعلق المبسوط للسرخسی میں ہے:”وعن أبي يوسف قال: إذا جاء به كما وصفه له فلا خيار للمستصنع استحسانا لدفع الضرر عن الصانع في إفساد أديمه وآلاته فربما لا يرغب غيره في شرائه على تلك الصفة فلدفع الضرر عنه قلنا بأنه لا يثبت له الخيار“ **ترجمہ:** امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا جب صانع چیز اس وصف کے مطابق تیار کرکے

لایا جو اسے بیان کی گئی تھی، تو آرڈر دینے والے کو استحسانا اختیار نہیں ہو گا، تا کہ صانع سے چمڑہ اور آلات کے خراب ہونے کا ضرر دور کیا جائے، اس لیے کہ کئی مرتبہ جو چیز آرڈر پر تیار کروائی جاتی ہے، اس خریدار کے علاوہ کسی اور شخص کو اس طرح کی چیز خریدنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، صانع سے ضرر دور کرنے کے لیے ہم نے کہا کہ مستصنع کو کوئی خیار نہیں ہو گا۔

(مبسوط للسرخسی، ج12، ص139، دار المعرفه)

بیع استصناع منعقد ہونے کے بعد یکطرفہ رجوع نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ مجلۃ الاحکام العدلیۃ میں ہے: "وإذا انعقد الاستصناع ; فليس لأحد العاقدين الرجوع وإذا لم يكن المصنوع على الأوصاف المطلوبة المبينة كان المستصنع مخيرا" ترجمہ: جب بیع استصناع منعقد ہو گئی، تو عاقدین میں سے کوئی بھی رجوع نہیں کر سکتا اور بنائی گئی چیز بیان کی گئی مطلوبہ صفت پر نہ بنی ہو، تو بنوانے والے کو اختیار ہے۔ **(مجلۃ الاحکام العدلیۃ، الباب السابع، الفصل الرابع، ص76، کراچی)**

درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: "وقال ابو یوسف: لیس للمستصنع خیار الرؤیۃ خلافا لبعض الفقهاء وبما انه قدقیل فی هذه المسئلة قول ابی یوسف فلایکون الخیار الوارد هنا خیار رؤیة" یعنی امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "آرڈر پر چیز بنوانے والے شخص کو خیار رویت حاصل نہیں ہو گا، جبکہ اس مسئلے میں بعض فقہاء کو اختلاف ہے، لیکن چونکہ اس مسئلے میں امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کا قول اختیار کر لیا گیا ہے، لہذا یہاں خیار رویت خریدار کو حاصل نہیں ہو گا۔

(درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، ج1، ص425، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عابد عطاری مدنی

01 جمادی الاولی 1445ھ/16 نومبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت — المفتی — daruliftaa@dawateislami.net

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے